سلسلة مطوية بالأردو (166)

حسد

ایک نفسیاتی بیماری ہے

(الحسد مرضٌ نفسيٌّ)

اعداد
ندیم اختر سلفی
داعية هندي
بجمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات
بحوطة سدير

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في حوطة سدير
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

کسی نعمت کے چھِن جانے یا اس نعمت پر دل میں کُڑھن اور تنگی محسوس کرنے کو حسد کہتے ہیں ، حاسد دل میں یہ تمنا لئے رہتا ہے کہ فلاں کے پاس یہ نعمت نہ رہ کر اس کے پاس آجائے، وہ دن رات اسی فکر میں رہتا ہے کہ محسود(جس سے حسد کیا جارہا ہے) کیسے برباد ہوجائے، اس کی خوشحالی اور ترقی کو روکنے کے لئے ہر ممکن چال چلنا حاسد کی پہلی سوچ ہوتی ہے۔
حسد ایک نہایت مذموم اور ایسی بُری عادت ہے جو نہ صرف انسان کے نفس،عقل اور جسم کو کمزور کرتا ہے بلکہ دین کے لئے بھی یہ بہت مُضر اور نقصان دہ ہے، حسد وہ فساد اور بد اخلاقی ہے جس میں حاسد اللہ کی تقدیر پر اعتراض کرنے والا بن جاتا ہے، یہ مسلمانوں کا اخلاق تو نہیں ہوسکتا، حسد تو ابلیس لعین اور شیاطین کی صفت ہے،یہ وہ پہلا گناہ ہے جو آسمان پر کیا گیا جب شیطان نے حضرت آدم (علیہ السلام) پر حسد کیا،اور یہی وہ پہلا گناہ ہے جو زمین پر اللہ تعالی کی نافرمانی کرکے کیا گیا، یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی پر حسد کیا اور اُس کو قتل کردیا۔

حاسد ذہنی طور پر بیمار،کم عقل اور اپنے بھائیوں اور دوستوں پر ظلم کرنے والا ہوتا ہے، حاسد کو یہ لگتا ہے کہ فلاں شخص اس نعمت، عزت، بلندی،ترقی اور خوشحالی کا مستحق نہیں تھا اس لئے اس کے پاس یہ ساری چیزیں نہیں ہونی چاہئے۔
کیا حاسد کو پتہ نہیں کہ کوئی بھی نعمت جو کسی کو ملتی ہے وہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے ؟ اگر اللہ اپنے علم وحکمت اور اختیار سے کسی پر کوئی مہربانی کر رہا ہے تو اس میں کسی دوسرے انسان کو جلنے کی کیا ضرورت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کہا:(أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ من فَضْله)(سورة النساء:54)(ترجمہ: یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے)،معجم طبرانی میں حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لا يَزالُ النَّاسُ بخيرٍ ما لم يتحاسَدُوا) (الطبرانی ح:8157) (تَرجمہ: لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے حسد نہ کریں گے)۔

حسد کی خطرناکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا جیسا کہ سورہ فلق میں ہے: (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ) (سورة الفلق:5)(ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرے)۔

حسد انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید مذمت کی ہے۔

آپ کا فرمان ہے:

(لاتَحاسَدُوا، ولاتَناجَشُوا، ولاتَباغَضُوا، ولاتَدابَرُوا، ولا يَبِعْ بَعْضُكُمْ علَى بَيْعِ بَعْضٍ، وكُونُوا عِبادَ اللهِ إخْوانًا. المُسْلِمُ أخُو المُسْلِمِ، لايَظْلِمُهُ، ولايَخْذُلُهُ، ولا يَحْقِرُهُ)(مسلم ح: 256)

(ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور قیمتیں نہ بڑھاؤ اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بے رخی نہ اختیار کرو، ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو،

اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اسے حقیر ہی سمجھتا ہے)۔

حسد نیکیوں کو برباد کردیتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(إياكم والحسدَ فإن الحسد يأكل الحسنات كما تأكلُ النارُ الحطبَ)(أبوداؤدح:4903)

(ترجمہ: تم لوگ حسد سے بچو، بیشک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے)۔

ایک مومن کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوسکتے۔

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لا يجتمعانِ في قلبِ عبدٍ الإيمانُ والحَسَدُ)(صَحيح النَسائي ح: 3109، صحيح الجامعح:7620)(ترجمہ: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے)۔

حسد یہود ونصاریٰ، منافقین اور مشرکین کی صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرمایا: (أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ) (سورة النساء:54)(ترجمہ: یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے)،ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:(وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ) (سورة البقرة: 109)

(ترجمہ: اہل کتاب کے اکثر لوگ حق واضح ہوجانے کے باوجود صرف حسد وبغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹادینا چاہتے ہیں)۔

حاسد کے ساتھ نہ آپ رہ سکتے ہیں اور نہ اسے راضی کرسکتے ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ہر آدمی کو خوش کرنا میرے بس میں ہے سوائے حاسد کے جو کسی نعمت پر جلتا اور حسد کرتا ہے کہ جب تک یہ نعمت چلی نہ جائے اس وقت تک اسے راضی نہیں کرسکتے"۔

بکر بن عبد اللہ المزنی رحمہ اللہ کہتے ہیں : "ایک حاسد کے پاس آپ کا گناہ بس یہی ہے کہ آپ کے پاس اللہ کی یہ ساری نعمتیں ہیں"۔

کئی لوگ ایسے ہیں جو حسد کا مفہوم ہی غلط سمجھتے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ اگر فلاں شخص کسی کی اصلاح کر رہا ہے تو اس کی وجہ حسد ہے! فلاں شخص اگر کسی کو بہتر مشورے سے نوازتا ہے تو اس کے پیچھے حسد ہے! فلاں شخص اگر کسی کو ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھ کر معاملات کو حل کرنے کی تلقین کر رہا ہے تو بھی اس کا سبب حسد ہے! حتی کہ فلاں عالم دین اگر کسی بدعتی اور گمراہ شخص کی حقیقت لوگوں سے بیان کر رہا ہے تو کچھ جاہلوں کو یہ لگتا ہے کہ اس کا محرّک حسد ہے! ایسے کج فہم کو یہ جاننا چاہئے کہ یہ حقیقت کے بلکل اُلٹ ہے، یہ سوچ شریعت سے جہالت کی دلیل ہے اور بغیر علم کے زبان درازی ہے، کیا ایسے ناقص عقل والے کسی کے دل میں گھس کر اس کی نیتوں کو جاننے لگے ہیں؟ ایسے حاسدوں کو اللہ کا خوف کھانا چاہئے جو خود حسد کرتا ہے اسے دوسرے بھی حاسد دکھائی دیتے ہیں۔

حاسد کے شر سے بچنے کے اسباب:

(1) حاسد کے شر سے ہمیشہ اللہ کی پناہ طلب کرتے رہیں۔

(2) اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اس کے اوامر و نواہی کا مکمل اہتمام کریں۔

(3) حاسدوں کے حسد پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے لڑنے جھگڑنے اور شکوہ وشکایت کا خیال دل میں نہ لائیں۔

(4) اللہ پر بھروسہ کریں، اور جس نے اللہ پر بھروسہ کرلیا اللہ اس کے لئے کافی ہوا۔

(5) اپنے دل کو حسد سے خالی رکھیں، اس کے بارے میں ذرا بھی نہ سوچیں، اور جب بھی اس طرح کا احساس ہو اسے مٹانے کی کوشش کریں، یہ حسد سے بچنے کا سب سے بہتر علاج ہے۔

(6) بار بار اپنے گناہوں کی معافی کے طلب گار رہیں اور اخلاص کے ساتھ ہمیشہ اپنی توجہ اللہ کے ساتھ مرکوز رکھیں اس کی بے شمار نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے۔

(7) جہاں تک ہوسکےصدقہ کریں، احسان اور بہتر معاملات کو اپنا شیوہ بنالیں، یہ بڑا مؤثر ذریعہ ہے مصیبت، نظر بد اور حسد کو روکنے کے لئے۔

(8)حسد کو روکنے کا سب سے مشکل ترین سبب جسے نفس بھی قبول کرنے کے لئے آسانی کے ساتھ تیار نہیں ہوتا اور یہ وہی کرسکتا ہے جسے اللہ کی طرف سے خاص توفیق عطا کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو آپ سے حسد کرے اور آپ پر ظلم کرے

اس پر اتنا ہی احسان کریں کیونکہ احسان ایک عمل طاقت ور عمل ہے جس سے حسد اور شرپسندی کی آگ کو بجھایا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:(وَلاَ تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلاَ السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ) (سورہ فصلت:34)(ترجمہ: نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہوجائے گا جیسے دلی دوست)۔

(9) سارے اسباب کا خلاصہ اور اس کا دار ومدار اس بات میں ہے کہ ہمہ وقت اپنے اخلاص اور عقیدہ توحید کو تازہ کرتے ہوئے ظاہری اسباب سے ہٹ کر اسباب کے خالق پر اپنی سوچ کو مرکوز رکھیں کیونکہ نفع ونقصان تو اسی کے ہاتھ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَادَّ لِفَضْلِه)

(سورہ یونس :107)

(ترجمہ: اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اور کوئی اسے دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا روکنے والا کوئی نہیں)۔